بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوانح غوث اعظم رضی اللہ عنہ

ولادت و بشارت ولادت: حضرت سید عبد القادر جیلانیؓ قصبہ جیلان میں یکم رمضان المبارک ۴۷۰ھ مطابق ۱۰۷۵ء کو پیدا ہوئے۔ مناقب معراجیہ کی روایت ہے کہ سیدنا عبد القادر جیلانیؓ کا چہرہ اقدس بوقت ولادت مہر درخشاں کی طرح روشن تھا۔ امام حافظ ابن کثیر دمشقی اپنی تصنیف البدایہ والنہایہ میں حضرت غوث اعظمؒ کا سن ولادت ۴۷۰ھ لکھتے ہیں۔ اور امام یافعیؒ اپنی تصنیف مراۃ الجنان وعبرۃ الیقظان میں لکھتے ہیں کہ حضرت غوث اعظمؒ سے جب کسی نے آپ کے سالِ ولادت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے جواب دیا کہ مجھ کو صحیح طور پر تو یاد نہیں البتہ اتنا ضرور جانتا ہوں کہ جس سال بغداد میں آیا تھا اُسی سال بغداد میں ابو محمد رزق اللہ ابن عبد الوہاب تمیمی کا وصال ہوا۔ اور یہ ۴۸۸ھ تھا۔ اُس وقت میری عمر ۱۸/سال تھی۔ اس حساب سے آپ کا سن ولادت ۴۷۰ھ ہوا۔ حضرت علامہ عبد الرحمٰن جامیؒ نے نفحات الانس کے اندر حضرت غوث اعظمؒ کے متعلق جو کچھ لکھا ہے امام یافعیؒ کی کتاب سے لیا ہے۔ اور بعد کے جملہ سوانح نگاروں کے بیانات زیادہ تر نفحات الانس سے ماخوذ ہے۔ اس وجہ سے عام لوگوں کی رائے یہی ہوگئی کہ حضرت غوث اعظمؒ کا سن ولادت ۴۷۰ھ ہے۔ بعض مورخین نے اس سے اختلاف کیا ہے۔ مگر اکثر اہلِ تحقیق نے اسے ہی تاریخِ ولادت قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حضرت سید عبد القادر جیلانیؓ کی ولادت مسعود کے وقت بہت سے حیرت انگیز واقعات ظہور پذیر ہوئے۔ سب سے بڑی یہ ہے کہ جب آپ رونق افروزِ عالم ہوئے تو اُس وقت آپ کی والدہ ماجدہ حضرت اُم الخیر فاطمہؒ کی عمر ۶۰/سال کی تھی۔ جو عام طور پر عورت کا سنِ یاس ہوتا ہے۔ اور اُن کو اولاد سے نا اُمیدی ہو جاتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل تھا کہ اس عمر میں حضرت غوث اعظمؒ اُن کے مبارک بطن سے ظاہر ہوئے۔ مناقب غوثیہ میں شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ سیدنا عبد القادر جیلانیؒ

کی ولادت کے وقت غیب سے پانچ عظیم الشان کرامتوں کا ظہور ہوا۔

۱) جس رات آپ پیدا ہوئے اُس رات آپ کے والد ماجد حضرت ابو صالح نے خواب میں دیکھا کہ سرکار کائنات ﷺ بمعہ صحابہ کرام ائمہ الہدیٰ اور علیہم الرضوان اُن کے گھر جلوہ افروز ہیں۔ اور ان الفاظ مبارک سے اُن کو خطاب فرمایا اور بشارت سے نوازا۔ اے ابو صالح اللہ تعالیٰ نے تم کو ایسا فرزند عطا کیا ہے جو ولی ہے وہ میرا بیٹا ہے وہ میرا اور اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے اور عنقریب اُس کی شان اولیاء اللہ اور اقطاب میں وہ ہوگی جو انبیاء اور مرسلین میں میری شان ہوگی۔ غوثِ اعظم درمیانِ اولیا ۰۰ چوں محمد ﷺ درمیانِ انبیاء

۲) حضرت غوث اعظمؒ پیدا ہوئے تو آپ کے شانِ مبارک پر نبی کریم ﷺ کا نقش موجود تھا۔ جو آپ کے ولیِ کامل ہونے کی دلیل تھی۔

۳) آپ کے والدین کریمین کو اللہ نے خواب میں بشارت دی کہ جو لڑکا تمہارے یہاں پیدا ہوگا سلطان اولیاء ہوگا۔ اُس کی مخالفت کرنے والا گمراہ اور بد دین ہوگا۔

۴) جس رات حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کی ولادت ہوئی اُس رات جیلان شریف کی جن عورتوں کے یہاں بچہ پیدا ہوا اُن سب کو اللہ کریم نے لڑکا ہی عطا فرمایا اور وہ ہر نومولود لڑکا اللہ کا ولی بنا۔

۵) آپ کی ولادت ماہِ رمضان المبارک میں ہوئی اور پہلے ہی دن سے روزہ رکھا۔ صحری سے لے کر افطار تک آپ نے والدہ محترمہ کا دودھ نہ پیا۔

حضرت عبدالقادر جیلانی کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ جب میرا فرزند ارجمند پیدا ہوا تو رمضان شریف میں دن بھر دودھ نہ پیتا تھا۔ ولادت کے دوسرے سال موسم ابر آلود ہونے کی وجہ سے لوگوں کو رمضان شریف کا چاند دکھائی نہ دیا اس لئے لوگوں نے میرے پاس آکر سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کے متعلق دریافت کیا کہ اُنہوں نے دودھ پیا ہے یا نہیں؟ تو میں نے اُنہیں بتایا کہ میرے فرزند نے آج دودھ نہیں پیا تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ اُس دن رمضان کی پہلی تاریخ تھی یعنی اُس دن روزہ تھا۔

زمانۂ رضاعت

آپ کی والدہ ماجدہ کا بیان ہے کہ پورے زمانۂ رضاعت میں آپ کا یہ حال رہا کہ سال کے تمام مہینوں میں آپ دودھ پیتے رہتے تھے لیکن جوں ہی رمضان کا مہینہ آتا تو آپ دن کو دودھ کی رغبت نہ فرماتے تھے۔اور رمضان شریف کا پورا مہینہ یہ معمول رہتا تھا کہ طلوع آفتاب سے لیکر غروب آفتاب قطعاً دودھ نہیں پیتے۔خواہ دودھ پلانے کی کتنی ہی کوشش کی جاتی یعنی رمضان شریف کا پورا مہینہ آپ دن میں روزہ رکھتے تھے۔اور جب مغرب کے وقت اذان ہوتی اور لوگ افطار کرتے تو آپ دودھ پیتے تھے۔

واقعات تربیت

حضرت غوث الاعظمؒ نے ابھی ہوش نہیں سنبھالا تھا کہ انہیں ایک صدمہ سے دوچار ہونا پڑا۔یعنی ان کے والد ماجد حضرت شیخ ابوصالحؒ علیہ نے اچانک دنیا کو رخصت کہا۔اس وقت آپ کے نانا جان حضرت عبداللہ صومعیؒ زندہ تھے انہوں نے یتیم نواسے کو اپنی سرپرستی میں لے لیا حضرت عبداللہ صومعیؒ کا کوئی فرزند نہیں تھا۔انہوں نے اپنی تمام تر پدرانہ شفقت نواسے کے لئے وقف کردی۔ان کی فراستِ باطنی نے معلوم کرلیا تھا کہ اس نونہال کی جبینِ سعادت میں نورِ ولایت چمک رہا ہے۔اس لئے فیضانِ باطنی سے انہوں نے خوب خوب سیراب کیا۔گویا کہ حضرت غوث الاعظم کے استاد اور مرشد اول حضرت عبداللہ صومعی جیسے جلیل القدر عارف تھے۔بچپن ہی سے سیدنا عبدالقادر جیلانیؓ کو کھیل کود سے رغبت نہ تھی۔اپنے لڑکپن کے متعلق خود ارشاد فرماتے ہیں کہ ابتدائے عمر میں جب کبھی میں لڑکوں کے ساتھ کھیلنا چاہتا تو غیب سے آواز آتی تھی کہ لہوو لعب سے باز رہو جسے سُن کر میں رک جاتا تھا۔اور جب تنہائی میں یہ آواز سنتا اگر مجھے نیند آتی تو وہ آواز میرے کانوں میں آکر متنبہ کرتی کہ تم کو اس لئے پیدا نہیں کیا گیا ہے کہ تم سویا کرو۔(خلاصۃ المفاخر)

روایت ہے کہ جب پڑھنے کے لائق ہوگئے تو آپ کو مدرسہ لے جایا گیا قرآن مجید سیکھنے کے لئے۔آپ اُستاد کے سامنے باادب دوزانو ہوکر بیٹھ جاتے ہیں۔استاد نے کہا پڑھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔آپ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ ساتھ الحمد سے لے کر مکمل اٹھارہ پارہ زبانی پڑھ دیتے ہیں۔استاد نے حیرت کیساتھ دریافت کیا کہ تم نے کب پڑھا اور کیسے یاد کیا؟ فرمایا والدہ ماجدہ اٹھارہ پارہ کی حافظہ ہیں جن

کا اکثر ورد کیا کرتی تھیں۔ جب میں شکم مادر میں تھا تو یہ اٹھارہ پارہ سنتے سنتے مجھے یاد ہو گئے۔

اپنی ولایت کا علم ہونا

حضور غوث الاعظمؒ فرماتے ہیں کہ جب میں صغر سنی کے عالم میں مدرسہ جایا کرتا تھا۔ تو روزانہ ایک فرشتہ انسانی شکل میں میرے پاس آتا اور مجھے مدرسہ لے جایا کرتا تھا۔ اور میں نہ پہچانتا تھا کہ یہ فرشتہ ہے۔ ایک دن میں نے اس شخص سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ تو اس نے جواب دیا میں فرشتہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں مدرسہ میں آپ کے ساتھ رہا کروں۔ (قلائد الجواہر)

ایک روز حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا کہ میرے پاس سے ایک شخص گزرا جس کو میں نہ جانتا تھا۔ اس نے فرشتوں کو یہ کہتے سنا کہ کشادہ ہو جاؤ تا کہ ولی اللہ بیٹھ جائے تو اس نے فرشتوں میں سے ایک کو پوچھا کہ یہ لڑکا کس کا ہے؟ تو فرشتے نے جواب دیا کہ یہ سادات کے گھرانے کا لڑکا ہے تو اس نے کہا کہ عنقریب بڑی شان والا ہو گا۔ (بہجتہ الاسرار)

آپ کے صاحبزادے شیخ عبدالرؤف کا بیان ہے کہ ایک دفعہ غوث الاعظمؒ سے دریافت کیا کہ آپ کو اپنے ولی ہونے کا علم کیسا ہوا؟ آپ نے فرمایا کہ جب میں مکتب جایا کرتا تھا تو میرے پیچھے فرشتے چلتے۔ جب میں مکتب پہنچ جاتا تو فرشتے کہتے کہ اللہ کے ولی کو بیٹھنے کے لئے جگہ دو۔ اسی واقعہ کو بار بار دیکھ کر میرے دل میں احساس ہوا کہ اللہ نے مجھے درجۂ ولایت پر فائز فرمایا ہے۔

حضرت غوث الاعظمؒ ابھی جیلان کے ایک مکتب میں زیر تعلیم تھے کہ آپ کے نانا جان عبداللہ کا انتقال ہو جاتا ہے اب ان کی سرپرستی اور تعلیم و تربیت کی ذمہ داری ان کی والدہ ماجدہ سیدہ فاطمہؒ پر آپڑتی ہے۔ اس عارفۂ پاک باطن نے کمال صبر و استقامت سے اپنے فرزند جلیل القدر کی نگرانی جاری رکھی اور انہی کی زیر نگرانی آپ سن رشید کو پہنچے۔ آپ کا عنفوان شباب بھی پاکبازی اور برکاتِ جلیلہ کو اپنے میں لئے ہوئے تھا۔ آپ کی عمر تقریباً اٹھارہ سال کی تھی کہ ایک دن سیر کے لئے باہر نکلے راستے میں کسی کسان کا بیل

جارہا تھا اور آپ پیچھے پیچھے جارہے تھے اچانک بیل نے پیچھے مڑ کر آپ کی طرف دیکھا اور بزبانِ انسانی یوں کہنے لگا۔ مَا لِھٰذَا خُلِقْتَ وَلَا بِھٰذَا اُمِرْتَ (اے عبدالقادر تو اس لئے نہیں پیدا کیا گیا ہے اور نہ تجھے اس کا حکم دیا گیا ہے) حضرت اُس پُراسرار بیل کے ذریعے یہ اشارہ غیبی پا کر حیران رہ گئے۔ عشق الٰہی کے جذبہ نے جوش مارا۔ سیدھا گھر جا کر والدہ ماجدہ کو یہ حیرت انگیز واقعہ عرض کی کہ تحصیل و تکمیل علم کے لئے بغداد جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں کہ وہاں کے مدارس و مکاتب کا شہرہ پورے عالم میں ہے سیدہ فاطمہؒ چشم زدن میں سب کچھ سمجھ گئیں۔ چند نصیحتیں کرتی ہیں اور آپ کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کرتی ہیں۔

حضرت عبدالقادر جیلانی ۴۸۸ھ میں بغداد شہر پہنچے۔ جب آپ بغداد مقدس کی سرحد پر جلوہ افروز ہوئے تو بارش ہوئی تھی اور رات کا کچھ حصہ گزر چکا تھا۔ آپ سیدھے حماد بن مسلمؒ کی خانقاہ میں تشریف لے گئے۔ خانقاہ کا دروازہ بند پایا۔ اور باہر کے حصہ میں ہی رک گئے۔ صبح ہوتے ہی آپ خانقاہ میں داخل ہوئے۔ حضرت حمادؒ جیسے آپ ہی کے منتظر تھے۔ بڑھ کر فوراً ہی آپ کا خیر مقدم کیا اور محبت و رحمت کے ملے جلے انداز میں معانقہ کیا نیز خوشی کے آنسوں بہاتے ہوئے فرمایا۔ فرزند عبدالقادر فقر و تصوف کا خزانہ آج میرے پاس ہے کل یہ دولت گرانمایہ تمہارے ہاتھوں میں سونپی جائے گی۔ ذرا احتیاط سے اسے خرچ کرنا اور سرزمین عراق تیرے اوپر ایک مقدس ہستی کا آنا مبارک ہو۔ اب تجھ پر رحمت کی بدلیاں سایہ فگن ہوں اور علم و عرفان کی گھٹا بن کر برسیں گی جس سے ساری دنیا کے قلوب و ارواح ہمیشہ کے لئے سرسبز و شاداب ہو جائیں گے۔ مرحبا مرحبا اے سعید فرزند مرحبا! حضرت حماد بن مسلمؒ سے ملاقات کے بعد بغداد میں آپ جس مقصد کے لئے آئے تھے اسکی طرف متوجہ ہوئے۔ اور ظاہری علوم کے حصول کے لئے سرگرم ہو گئے۔ قلائد الجواہر میں لکھا ہے کہ حضرت شیخ کو جب یہ معلوم ہوا کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور حصول علم جہل کی تاریکیوں کو دور کر کے نورانیت عطا کرتا ہے۔ یہ وہ خیالات تھے جنہوں نے آپ کو حصول علم کی طرف متوجہ کیا اور آپ نے آئمہ و مشائخ کی جانب رجوع کیا۔

دینی علوم کا حصول

حضرت عبدالقادر جیلانیؒ نے بغداد کے مدرسہ نظامیہ کے اساتذہ سے دینی علم حاصل کرنا شروع کر دیا۔ بغداد اس وقت بڑے نامور اساتذہ اور مختلف فنون کے ائمہ کا گہوارہ تھا۔ آپ نے ان سے بڑی لگن کے ساتھ علم حاصل کیا۔ علم قرات، علم حدیث، علم لغت، علم شریعت، علم طریقت غرض کوئی ایسا علم نہ تھا جو آپ نے اس دور کے باکمال اساتذہ وائمہ سے حاصل نہ کیا ہو اور صرف حاصل ہی نہیں کیا بلکہ ہر علم میں وہ کمال پیدا کیا کہ تمام علمائے زمانہ سے سبقت لے گئے۔ غرض آٹھ سال کی طویل مدت میں آپ تمام علوم کے امام بن چکے تھے۔ اور جب آپ نے ماہ ذی الحجہ ۴۹۶ھ میں ان علوم میں تکمیل کی سند حاصل کی تو کرۂ ارض پر کوئی ایسا عالم نہ تھا جو آپ کی ہمسری کا دعویٰ کر سکے۔

مجاہدہ وریاضت

شرعی طور پر کامل عبور حاصل کرنے کے بعد حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ مجاہدات میں مشغول ہو گئے۔ کیونکہ تزکیہ اور علوم باطن ریاضت ومجاہدہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے بڑے طویل عرصہ تک بڑے بڑے سخت مجاہدہ کئے بے پناہ سختیاں اور مصائب برداشت کئے۔ علائق دنیاوی سے قطع تعلق کر کے خدا سے لو لگائی اور کثرت عبادت وریاضت سے فنافی الرسول اور فنافی اللہ کی منازل طے کیں۔ رگ رگ میں عشق الٰہی اور عشق رسول موجزن ہو گیا۔ ان مجاہدات نے انھیں عزیمت واستقامت اور اتباع کامل کا بے مثل مرد آہن بنا دیا۔ آپ کے قول وفعل میں اتباع سنت کا جذبہ گھر کر گیا تا کہ کوئی قدم بھی شرع سے باہر نہ جا سکے۔ آپ کا یہ مجاہدہ اصحاب صفہ کے طرز عمل پر تھا۔

حضرت غوث اعظم کا مجاہدہ

آپ پر بالکل جوانی کا عالم تھا جب آپ نے ریاضت اور مجاہدات میں قدم رکھا۔ اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کی

تلاش میں عراق کے وسیع و عریض بیابانوں میں رہنے لگے۔ دن رات پُر خطر مقامات پر پھرتے رہتے۔ اگر آج یہاں ہیں تو کل کہیں۔ ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ میں پچیس سال تک عراق کے ویرانوں اور جنگلوں میں پھرتا رہا ہوں۔ اور چالیس سال تک صبح کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھی ہے اور پندرہ سال تک عشاء کی نماز پڑھ کر ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر صبح تک قرآن حکیم ختم کرتا رہا ہوں۔ میں نے بسا اوقات تیس سے چالیس دن بغیر کھائے پئے گزارے ہیں۔

خرقۂ خلافت و جانشینی

حضرت عبدالقادر جیلانیؒ نے طریقت کی تعلیم اور منازل سلوک حضرت حماد بن مسلم دباسؒ کی زیر نگرانی میں طے کیں۔ ان کے علاوہ آپ نے قاضی حضرت ابو سعید مبارک مخزومیؒ سے بھی اکتساب فیض کیا۔ یہ دونوں بزرگ اپنے دور کے ولئ کامل تھے۔ آپ نے ان دونوں بزرگوں کی صحبت اور نظر عنایت سے بے شمار فیوض و برکات حاصل کئے مگر ابھی تک آپ باضابطہ کسی دست حق پرست پر بیعت نہ کی تھی اگرچہ آپ کو پوری طرح تزکیہ نفس اور علم باطن حاصل ہو چکا تھا۔

بیعت

بیعت: آخر آپ نے صوفیاء کے دستور کے مطابق ظاہری طور پر بیعت کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ منشائے الٰہی کے مطابق آپ حضرت قاضی ابو سعید مبارک مخزومیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کر کے ان کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔ شیخ ابو سعیدؒ کو اپنے اس عظیم المرتبت مرید پر بیحد ناز تھا۔ اللہ تعالیٰ نے خود انھیں اس شاگرد رشید کے مرتبہ سے آگاہ کر دیا تھا۔ ایک دن حضرت غوث اعظمؒ ان کے پاس مسافر خانے میں بیٹھے تھے۔ کسی کام کے لئے اُٹھ کر باہر گئے تو قاضی ابو سعید مبارکؒ نے فرمایا۔ ''اس جوان کے قدم ایک دن تمام اولیاء کی گردن پر ہوں گے اور اس کے زمانے کے تمام اولیاء اس کے آگے انکساری کریں گے۔

خرقہٗ خلافت

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت قاضی ابوسعید مبارکؒ نے جب آپ کو اپنی بیعت میں لیا تو اس کے بعد آپ کو اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا۔ حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کا ارشاد ہے کہ میرے شیخ طریقت جو لقمہ میرے منہ میں ڈالتے تھے وہ میرے سینے کو نور معرفت سے بھر دیتا تھا۔ پھر حضرت ابوسعید مبارکؒ نے آپ کو خرقہٗ ولایت پہنایا۔

شجرہٗ طریقت

شجرہٗ طریقت: شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے خرقہٗ ارادت و جانشینی اپنے پیرومرشد عارف باللہ شیخ ابوسعید مبارک مخزومیؒ سے حاصل کیا اور انھوں نے اپنے شیخ ابوالحسن علی بن یوسف القرشی الھنکاریؒ سے اور انھوں نے عارف باللہ شیخ ابوالفرح یوسف طرطوسیؒ سے اور انھوں نے شیخ ابوبکر شبلیؒ سے اور انھوں نے شیخ ابوالقاسم جنید بغدادیؒ سے اور انھوں نے شیخ سری سقطیؒ سے اور انھوں نے شیخ معروف کرخیؒ سے اور انھوں نے امام علی رضاؒ سے اور انھوں نے امام موسی کاظمؒ سے اور انھوں نے امام جعفر صادقؒ سے نھوں نے امام محمد باقرؒ سے انھوں نے امام زین العابدینؒ سے انھوں نے امام حسینؒ اور ان کو امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے پہنایا تھا اور علی مرتضیٰؒ کو سرکار دو عالم ﷺ نے یہ خرقہٗ مبارک عطا فرمایا تھا۔ اس طرح چودہ واسطوں کے ذریعہ سے شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانیؒ کو وہ خرقہ ارادت حاصل ہوا۔

وعظ و تبلیغ

حضرت عبدالقادر جیلانیؒ نے ۵۲۱ھ میں وعظ و تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا۔ اس سے پہلے آپ چونکہ ۲۵ سال تک مجاہدات میں مصروف رہے اسی لئے اس عرصہ کے دوران آپ وعظ سے علیحدہ رہے مگر جونہی آپ ہر لحاظ سے علوم ظاہری و باطنی میں کامل ہوگئے تو آپ کو حکم دیا گیا کہ مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہوں اس حکم کا واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت شیخ کا بیان ہے کہ ۶ شوال ۵۲۱ھ بروز منگل نماز ظہر سے قبل دن کے وقت

آپ نے خواب دیکھا کہ سرکار دو عالم ﷺ تشریف لائیں ہیں اور فرماتے ہیں اے عبدالقادر تم لوگوں کو راہ حق بتلانے کے لئے وعظ و نصیحت کیوں نہیں کرتے تا کہ لوگ گمراہی سے بچیں اس کے جواب میں آپ نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں التجا کی یا رسول اللہ میں ایک عجمی ہوں۔ عرب کے فصحاء کے سامنے لب کشائی کیسے کروں؟ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا منہ کھولو۔ تو آپ نے منہ کھولا سرکار دو عالم ﷺ نے اپنا لعاب دہن آپ کے منہ میں ڈال دیا۔ اسی طرح سرکار نے سات مرتبہ آپ کے منہ میں اپنا لعاب لگایا اور پھر حکم دیا کہ اب جاؤ وعظ و نصیحت کے ذریعے لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دو۔

مواعظ حسنہ کا اثر

آپ کے شاگرد شیخ عبداللہ جبائیؒ کا بیان ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے مواعظ حسنہ سے متاثر ہو کر ایک لاکھ سے زائد فساق و فجار اور بد اعتقاد لوگوں نے آپ کے ہاتھوں پر توبہ کیا اور ہزارہا یہودی اور عیسائی دائرے اسلام میں داخل ہوئے۔ حضرت عبدالقادر جیلانیؒ نے ایک مرتبہ خود ارشاد فرمایا کہ میری آرزو ہوتی ہے کہ ہمیشہ خلوت گزین رہوں۔ دشت و بیابان میرا مسکن ہو۔ نہ مخلوق مجھے دیکھے نہ میں اسے دیکھو لیکن اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کی بھلائی منظور ہے۔ میرے ہاتھ پر پانچ ہزار سے زائد عیسائی اور یہودی مسلمان ہو چکے ہیں۔ اور ایک لاکھ سے زیادہ بدکار اور فسق و فجور میں مبتلا لوگ توبہ کر چکے ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و انعام ہے۔ (اخبار الاخیار)

ازواج و اولاد

حضرت عبدالقادر جیلانیؒ نے اپنی ازدواجی زندگی کا آغاز زہد و مجاہدہ کے بعد کیا جبکہ آپ کی عمر ۵۱ رسال سے زائد ہو چکی تھی۔ اس عمر میں بھی آپ نے اتباع سُنت کے لئے نکاح کیا۔ تزکیۂ نفس کے بعد بندے کی نفسانی خواہشات رضائے الٰہی کے تابع ہو جاتی ہیں۔ اس لئے طلب نفس محدود ہو جاتی ہے۔ نکاح کے

بارے میں ارشاد۔ آپ نے فرمایا کہ مدت سے میں اتباع نبی کریم ﷺ میں نکاح کا ارادہ رکھتا تھا مگر اس خیال سے نکاح کرنے کی جرأت نہیں کرتا تھا کہ شادی میری ریاضت وعبادت میں رکاوٹ نہ بن جائے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر کام کے ہونے کا ایک وقت مقرر کر رکھا ہے۔

لہٰذا جب وقت آیا تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میری شادی ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے چار بیویاں عطا کیں۔ اور ان میں سے ہر ایک مجھ سے انس ومحبت رکھتی تھیں۔ آپ کے اس ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے نکاح میں چار بیویاں تھیں تاہم پہلے سے جو عبادت وریاضت کے اوقات مقرر تھے ان میں کوئی کمی اور تکدر پیدا نہ ہوا۔ یعنی جس طرح حالت تجرد میں آپ اعلی درجہ کے عابد وزاہد تھے ٹھیک ویسے ہی نکاح کرنے کے بعد بھی عبادت ریاضت کے بلند مقام پر قائم رہے اور یہی راہ سلوک کا سب سے بڑا کمال ہے کہ دنیاوی تعلقات سے پورے طور پر وابستہ رہنے کے باوجود ان سے بے تعلق رہے۔

اولاد: حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کثیر الاولاد تھے۔ چونکہ آپ کی چار بیویاں تھیں اس لئے انہیں سے بہت بیٹے ہوئے اور بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ کہا جاتا ہے کہ اولاد زرینہ میں آپ کے بیس بیٹے تھے اور اولاد غیر زرینہ میں انیس بیٹیاں تھیں۔ اتنی زیادہ اولاد ہونے کے باوجود آپ نے ان کی تعلیم وتربیت بڑے عمدہ طریقے سے کی اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کوئی کمی نہ رہنے دی۔

حضرت عبداللہ جبائیؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے بیان فرمایا کہ جب میرے گھر کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو میں اسے اپنے ہاتھوں میں لیتا ہوں اور یہ کہہ کر کہ یہ مردہ ہے اس کی محبت اپنے دل سے نکال دیتا ہوں پھر اگر وہ مر بھی جاتا ہے تو مجھے اس کی موت سے کوئی رنج نہیں ہوتا۔ چنانچہ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ مجلس میں وعظ کے وقت آپ کے ایک بچہ کا انتقال ہوگیا مگر اس وقت بھی آپ کے معمول میں فرق نہیں آنے پایا اور آپ بدستور مجلس میں وعظ فرماتے رہے اور جب بچے کو غسل وکفن دے کر آپ کے پاس لایا گیا تو خود آپ نے بچے کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ یہ ہے ترک دنیا کا حقیقی مفہوم۔ آپ کثیر الاولاد تھے لیکن اولاد کی محبت کسی حال میں خدا کی محبت پر غالب نہ آسکی اور آپ کے راہ سلوک کے سفر میں چار بیویوں

اور اُنچاس اولاد نے کوئی خلل نہ ڈالا۔

حضرت غوث اعظمؒ کا وصال

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ یہ زندگی فانی ہے۔ جان آخر ایک دن جانی ہے کیونکہ موت ایک دن ضرور آنی ہے۔ اللہ کے بندے ہر وقت اللہ کے اس قانون کے آگے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں۔ اگر چہ وہ موت سے پہلے ہی مر چکے ہوتے ہیں فنا ہو کر بقا میں جلوہ افروز ہو جاتے ہیں۔

حضرت غوث اعظمؒ کی زندگی کے نوے سال پورے ہو کر جب اگلا سال شروع ہو گیا تو چند ماہ ہی گزرے تھے کہ ایک روز معمولی سی طبیعت ناساز ہو گئی۔ لیکن آہستہ آہستہ چند روز میں اسی علالت نے شدت اختیار کر لی اور آپ چلنے پھرنے سے مجبور ہو گئے۔ یہ علالت درحقیقت اس بات کا اشارہ تھا کہ اب مشیت ایزدی کا بلاوا آنے ہی والا ہے۔ اس کے بعد یکدم ماہ ربیع الثانی ۵۶۱ھ کے آغاز میں مرض بہت زیادہ بڑھ گیا اور آپ کو اللہ تعالیٰ کے طرف سے باخبر کر دیا گیا کہ اس دارِ فانی کو چھوڑنے کا وقت قریب ہے۔ چنانچہ وصال سے چند دن پہلے آپ اپنے متعلقہ افراد پر اس بات کا اظہار فرما دیا کہ اب بہت جلد میں تم سے جدا ہونے والا ہوں۔ اور یہ مرض اس کا پیش خیمہ ہے۔

آخری لمحات: وصال سے کچھ دیر پہلے آپ نے تازہ پانی سے غسل کیا اور نمازِ عشاء ادا کی اور دیر تک بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز رہے اور سب مسلمانوں کے لئے دعا مانگی: اے اللہ محمد ﷺ کی امت کو بخش دے اے اللہ محمد ﷺ کی اُمت کو درگزر فرما۔ جب سر اُٹھایا تو غیب سے آواز آئی اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ آؤ۔ تو اسی سے راضی ہے اور وہ تجھ سے راضی ہے۔ پس میرے بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بعد ازاں عالم سکرات شروع ہو گیا۔ موت کے آثار نمایاں ہو گئے اور آپ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ جاری ہو گئے۔ اِستَعَنتُ بلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبحٰنه و تعالٰی وَالّتیِ الذِیْ لَا یَموتُ وَلَا یَخشَی سُبحَانَ مَنْ تعَزَّی بَالقدرۃِ و قهر العبادِ بِالموتِ لَا اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰہ مُحمّدٌ رّسُولُ اللّٰہِ۔

میں مدد چاہتا ہوں کلمہ طیبہ لا الہ الا اللّٰہ کے ساتھ جو پاک اور برتر ہے اور ایسا زندہ ہے جسے موت کا ہرگز خوف نہیں، پاک ہے وہ جو قدرت کے ساتھ غالب ہے اور بندوں کو موت کے ساتھ مجبور کیا لا اِلٰہ اِلَّا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ۔ آپ کے صاحبزادے شیخ موسیٰؒ جو اس وقت حضرت کے پاس تھے بیان کرتے ہیں کہ جب آپ تَعزِیٖ پر پہنچے تو آپ کی زبان مبارک پر لکنت پیدا ہوگئی۔ اور اس لفظ کو صحت کے ساتھ ادا نہ کر سکے۔ چنانچہ آپ بار بار اس لفظ کو دہراتے رہے حتیٰ کہ آپ نے بلند آواز سے اسے صحیح طور سے ادا کر دیا۔ پھر فرمایا یا اللہ اللہ اللہ اس کے ساتھ ہی آپ کی آواز پست ہوگئی۔ زبان اقدس حلق کے بالائی حصے سے جا ملی اور آپ کی روح مبارک قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ رحمتہ اللہ علیہ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

جنازہ وتدفین: دم نکلتے ہی آپ کے وصال کی خبر بغداد اور اس کے گردونواح میں فوراً پھیل گئی۔ ہر سُننے والے کو آپ کے دنیا سے تشریف لیجانے پر دلی صدمہ ہوا۔ آپ کے وصال کی خبر جہاں جہاں بھی پہنچی آپکے چاہنے والے آپ کے فراق میں بیتاب ہو کر آستانہ غوث کی طرف بھاگ اُٹھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے ہزارہا مخلوق خدا آفتاب علم و معرفت کی آخری زیارت کے لئے جمع ہوگئی۔ عبدالقادر جیلانیؒ کے ورثاء اور چاہنے والوں نے حضرت کے جسد مبارک کو آخری غسل دیا اور کفن پہنا کر جنازہ کی تیاری کر دی۔ نماز جنازہ آپ کے صاحبزادہ شیخ عبدالوہاب نے پڑھائی۔

جنازہ میں میں آپ کے صاحبزادگان، تلامذہ، خلفاء، مریدین اور عقیدت مندوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ آپ کو آپ کے مدرسہ ہی میں دفن کیا گیا۔ تدفین کا عمل رات کو کیا گیا۔ کیوں کہ لوگوں کا ہجوم بہت زیادہ تھا۔ آپ کی جدائی میں چاہنے والوں میں کوئی ایسا نہ تھا جس کیا آنکھ اشکبار نہ ہو۔ جہاں آپ کو دفن کیا گیا۔ جہان آج کل آپ کا روضۂ اقدس مرجع خلائق ہے۔ بغداد میں یہ مقام باب الشیخ کے نام سے مشہور ہے۔

تاریخ وصال: آپ کا وصال ربیع الثانی ۵۶۱ھ میں ہوا مگر وصال کے دن اور تاریخ کے بارے میں مورخین میں اختلاف ہے۔ اسی ضمن میں چار تاریخیں یعنی ۸/، ۱۰/، ۱۱/، اور ۱۷/ بیان کی جاتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ بعض تذکرہ نگاروں نے ۱۷/ ربیع الثانی کو ترجیح قول قرار دیا ہے کیوں کہ اسی تاریخ کو آپ کا عرس مبارک ہوتا ہے۔